© rasailojaraid.com

غزل

جناب سعادت نظیر

حاصلِ عمرِ دو روزہ عشق کا آزار ہے — زندگی کے راز سے واقف ترا بیمار ہے
شعلہ افشانی نفس کی پھونکے دیتی ہے مجھے — وقفِ آہِ نیم شب سازِ لبِ گفتار ہے
پھنک رہا ہے تن بدن، بےچین ہوں بیتاب ہوں — آتشِ دوزخ ہے یا سوزِ فراقِ یار ہے
زندگی میں ہے اُجالا ہی اُجالا چار سو — دل میں روشن جب سے شمعِ حسرتِ دیدار ہے
عرصۂ ہستی کو میں سمجھا تھا صحنِ گلستاں — دو قدم چل کر جو دیکھا، وادیِ پُرخار ہے
ہے شرر افشاں نفس تو آہ بھی ہے شعلہ بار — کس غضب کی آگ تجھ میں، اے دلِ بیمار ہے
کاش! میری جبہ سائی کا بھی عالم دیکھتا — وہ، مگر افسوس! مستِ بادۂ پندار ہے
بحر و بر ہو، دشت و در ہو یا زمین و آسماں — چشمِ بینا میں دو عالم جلوہ گاہِ یار ہے
مائلِ کردار تو کوئی نظر آتا نہیں — دیکھتا ہوں جس کو، وہ دلدادۂ گفتار ہے
ہو اگر، اے ناخدا! ہمت تری طوفاں شکن — بحرِ پُرآشوب سے بھی تیرا بیڑا پار ہے
قطرہ قطرہ میری نظروں میں ہے بحرِ بےکراں
اے سعادت! ذرّہ ذرّہ مطلعِ انوار ہے۔

© rasailojaraid.com